

بدلے کی آگ
از قلم نگہت راجپوت
آخری قسط

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

حیا پھر اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

نہیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔

علی حیا کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔

بولو سن رہا ہوں۔۔۔

ایم سوری۔۔۔

مجھے معاف کر دو علی مجھے احساس ہو گیا ہے اپنی غلطی کا۔۔۔

احساس ہو گیا ہے کہ میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔

میں کم عقل بیوقوف تھی جو آپ کو اتنا کچھ کہا۔۔

مگر آپ تو سمجھ دار تھے نارکھ کر دیتے دو کان کے نیچے۔۔۔۔

پریوں چھوڑ کر چلے گئے مجھے۔۔۔۔

حیا رونے لگی۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

علی نے اپنی بانہیں پھیلائیں۔۔۔

حیا جلدی سے علی کے سینے لگی اور رونے لگی۔۔۔

علی کے بھی کنٹرول میں نہیں تھا کچھ جو سوچ کر آیا تھا ناراضگی جتائے گا ویسا کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

کیا کروں محبت چیز ہی ایسی ہے حیا کو تکلیف دے کر درد اسے ہی ہونا تھا۔۔۔

علی نے اپنی گرفت سخت کی۔۔۔

اچھا بس اب رونا بند کرو۔۔۔

میری ساری شرٹ گندی کرو گی کیا اب۔۔۔

پہلے بتائیں معاف کر دیا مجھے آپ نے۔۔۔

ہاں کر دیا ہے۔۔۔

پکا۔۔۔

ہاں میری باربی۔۔۔

آئندہ اگر ایسا کیا تو واقعے میں دوکان کے نیچے رکھ کے دوں گا۔۔۔

حیا علی کی طرف گھورنے لگی۔۔۔

علی نے حیا کے آنسوؤں اپنے لبوں سے چنے۔۔۔

حیا نے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔۔

دوبارہ میں ان آنکھوں میں آنسوؤں نا دیکھوں۔۔۔

خود کو دیکھا ہے تم نے کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا۔۔۔

سب آپ کی مہربانی کہ وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

نا آپ جاتے نا یہ سب ہوتا۔۔۔

جانے پر بھی تو تم نے ہی مجبور کیا تھا۔۔۔

اچھا بس کریں اب چھوڑیں پرانی باتوں کو۔۔۔۔

تو نئی بات یہ کہ اب تم کھانا کھاؤ چپ کر کے اور اپنی میڈیسن لو اور آرام کرو۔۔۔۔

اففف میڈیسن نہیں۔۔۔۔

کیا نہیں۔۔۔

مجھے نہیں کھانی۔۔۔

دیکھتا ہوں میں بھی کیسے نہیں کھاؤ گی۔۔۔

مجھے میری پرانی والی چھوٹی باربی چاہئے سمجھی تم۔۔۔

حیا مسکرانے لگی۔۔۔



دن گزرتے گئے سب ٹھیک ہو چکا تھا وقت کے ساتھ ساتھ۔۔۔

سب لوگ ہی خوش تھے۔۔۔

بے حد خوش تھے۔۔۔

یوسف دورانی کے چہرے پر بھی اطمینان تھا۔۔۔

اس کی دونوں بیٹیاں بہت خوش تھیں۔۔۔

آج پلو شہ کی بھی رخصتی تھی۔۔۔

جہاں سب بے حد خوش تھے وہی یوسف دورانی اور عشرت بیگم دکھی بھی۔۔۔
اور ہوتے بھی کیوں نا ان کے گھر کی رونقیں جو جا رہی تھی۔۔۔
جو سارا دن گھر میں ادھم مچائے رکھتی تھی۔۔۔

ہر وقت شور لڑائی ان دونوں کی وجہ سے تو گھر میں رونق تھی۔۔۔
چلیں جناب اب آپ رونے نا بیٹھ جانا ورنہ پھر پلو شہ نے جانا نہیں ہے۔۔۔
یوسف دورانی نے عشرت بیگم کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا۔۔۔
اچھا نہیں روتی چلیں آپ تیار ہو جائیں جلدی سے۔۔۔
جو حکم جناب۔۔۔
عشرت بیگم مسکرانے لگی اور باہر کی جانب چل پڑی۔۔۔۔



پریشے اور پلوشہ دونوں تیار ہو چکی تھیں۔۔۔

بیوٹیشن کو گھر ہی بلالیا تھا۔۔۔

پریشے نے بلو کمر کی کامدار پاؤں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی۔۔۔

اور ہائی ہیل بالوں کو رول کیے آگے کی طرف کیا ہوا تھا۔۔۔

سموکنگ آئیز میکپ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

آج تو آیان کے دل پر غضب ڈھانے والے تھی۔۔۔

اور پلوشہ بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

زیان کی زد کی وجہ سے اس نے سرخ کمر کا ڈریس پہنا تھا وہ بھی زیان کی پسند تھا۔۔۔۔

بھاری پورا کام سے بھرا ہوا لہنگا۔۔۔

اوپر سے چولی اور ڈوپٹے پر بھی کام کیا ہوا تھا۔۔۔

دولہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔

اچھے سے میکپ کیے بالوں کو جوڑے میں قید کیے اور کچھ ظالم لٹیں رول کر کے آگے کی طرف کی ہوئی تھی۔۔۔

جوہیری اور تین مالا والا رانی ہار خوبصورت سی ماتھا پی نوز رنگ۔۔۔۔

ہاتھوں پر مہندی سجائے مہندی سے بھرے ہاتھ اور ان کے اوپر پتھریاں۔۔۔

ڈوپٹے کو اچھے سے کور کیے بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔



حیا جلدی بھی کرو یا کتنی دیر کرواتا ہوں تم لڑکیاں سو بار فون آچکے ہیں مج۔۔۔۔

علی بولتے بولتے روم میں داخل ہوا اور جیسے ہی روم میں گیا وہی برف کی طرح جم گیا۔۔۔

حیا ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنا ڈوپٹا سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

حیا نے گولڈن کلر کی شارٹ فراک پہنی ہوئی تھی جس پر کام کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اور گولڈن کلر کا ہی ٹراؤزر اور شاکنگ پنگ کلر کا بھرا ہوا ڈوپٹا۔۔

اور ہیل والی سینڈل بالوں کا اچھا سا سٹائل بنائے سارے بال آگے کی طرف ایک سائیڈ کیے ہوئے تھے۔۔۔

اور لائٹ کلر کے ڈریس کے حساب سے میکپ تھوڑا ڈارک کیا تھا۔۔۔

جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

بلکل باری ہی لگ رہی تھی۔۔۔

جی جی بس تیار ہوں کیا ہوا ہے آپ کو وہی رک گئے حیا اپنا ڈوپٹا سیٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

بس کیا کریں زہنسیب آپ کو دیکھ لیا اور کچھ نظر ہی نہیں آ رہا۔۔۔

بس کریں اب دیر نہیں ہو رہی۔۔۔

علی حیا کے پاس آیا نہیں اب دیر نہیں ہو رہی۔۔۔

آپ نا پچھیں رہیں مجھ سے میرا میکپ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اچھا۔۔۔۔

کیا یار۔۔۔

چلیں چپ کر کے جلدی کریں دیر ہو رہی ہے۔۔۔

اچھا بھئی چلو۔۔۔

علی نے معصوم سا چہرہ بنایا۔۔۔

حیا بھی مسکرانے لگی اور دونوں روانہ ہو گئے۔۔۔



آخر کار رخصتی کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔

عشرت بیگم کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں۔۔۔

اور نا چاہتے ہوئے بھی یوسف دورانی بھی رو پڑے آج۔۔۔۔

زندگی بہت مشکل ہوتی ہے کچھ بھی آسان نہیں ہوتا زندگی میں اور سب سے مشکل کڑی

تب ہوتی ہے جب ایک لڑکی اپنے گھر کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر دوسرے گھر جاتی

ہے۔۔۔۔

وہ لمحہ جب وہ اپنے عزیز گھر والوں کو چھوڑ کر ایک نیا گھر بسانے جاتی ہے۔۔۔

اور آج یہ لمحہ پلوشہ کی زندگی میں آیا تھا اور وہ بے تہاشا رو رہی تھی اپنی رخصتی پر اور زیان سے تو برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں کیسے چپ کیے ہوا تھا۔۔۔

پریش نے بہت مشکل سے پلوشہ کو چپ کروایا تھا۔۔۔

اور پھر پلوشہ زیان گاڑی میں بیٹھے اور سب روانہ ہوئے۔۔۔۔



زیان جیسے ہی روم میں جانے لگا تو دروازے کے باہر حیا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

جی بھائی کہاں کی تیاری ہے ہاں۔۔۔

ظاہر ہے اپنے روم میں جانے کی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

اوہووو بڑی جلدی ہے روم میں جانے کی ہاں۔۔۔

اتنی آسانی سے کیسے نکالیں پہلے بیس ہزار۔۔۔۔

کیا بیس ہزار تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔

اتنے بڑے بزنس مین ہو کر بیس ہزار نہیں دے سکتے۔۔۔

اوو تو بہ بھائی۔۔۔

مجھے پتا ہے تم میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو۔۔۔

تو دو پیسے۔۔۔۔

اففف زیان کو پتا تھا حیا ایسے نہیں مانے گی تو پوکیٹ میں سے دس ہزار نکال کر

دیے۔۔۔

یہ کتنے ہیں۔۔۔

دس ہزار ہیں۔۔۔

بس دس ہزار کافی ہے حیا نہیں تو میں کھرکی سے چلا جاؤں گا اندر۔۔۔

ہا ہا ہا اوکے اوکے جائیں کیا یاد رکھیں گیں کہ کتنی سکھی بہن ملی ہے آپ کو۔۔۔

حیا نے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

زیان بھی روم میں داخل ہوا۔۔۔



آیان بھائی مجھے ناکام ہے آپ سے۔۔۔

حیا نے کہا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

وہ نا میں اور پریشہ بھابھی گھر جارہے ہیں۔۔۔

آپ نا علی کو اپنے ساتھ کسی کام میں ابھالے رکھنا۔۔۔

پھر میں آپ کو کال کروں گی آپ علی کے ساتھ آجانا اور پریشہ بھابھی پھر آپ کے ساتھ

آجائے گی۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔

اب آپ کو ساری ڈیٹیل میں بعد میں بتاؤں گی اتنا ٹائم نہیں ہے جارہے ہیں ہم

ابھی۔۔۔

پریشہ نے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

حیا اور پریشہ وہاں سے جلدی سے نکلے۔۔۔۔

آیان بھی علی کو دیکھنے چلا گیا۔۔۔

کتنا اداس ہو گیا ہے یہ گھر بھی ہماری بچوں کے بنا۔۔۔
کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں بیٹیاں پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔
عشرت بیگم کہہ کر رونے لگی۔۔۔

اچھا بس تم رو تو مت اور طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔
اور کون سا دور ہیں بچیاں آجایا کریں گی ملنے۔۔۔
دونوں بہنے ساتھ ہیں ماشاء اللہ خوش رہیں گی۔۔۔

آمین اللہ میری بچوں کو خوش ہی رکھے۔۔۔
سب کی بیٹیوں کے نصیب اچھے کرے۔۔۔

آمین----

چلو اب کچھ کھا لو تم بھی پھر دوا بھی لینی ہے---

اور مجھے بھی بھوک لگی ہے بہت----

تمہارے دکھ کے چکر مے میں تو بھوکا ہی-----

اچھا جا رہی ہوں آپ بھی کیا فضول بولتے رہتے ہیں---

یوسف دورانی مسکرانے لگے---



چل آیان میں چلا بہت ٹائم ہو گیا ہے---

اور یہ حیا کہاں ہے نظر نہیں آرہی---

حیا تو گھر چلی گئی----

لیکن کیوں مجھے بتائے بغیر----

وہ اس کی نا طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اسی لیے---

تو مجھے تو بتانا چاہئے تھا کس کے ساتھ گئی ہے وہ---

پریشے کے ساتھ گئی ہے ٹینشن نا لو۔۔۔

چلو چلتے ہیں پھر ٹینشن ہو رہی ہے مجھے۔۔۔

چلو جلدی۔۔۔۔

علی نے کہا۔۔۔۔

اچھا بھئی چل۔۔۔

علی ڈرائیونگ کرنے لگا اتنے میں آیاں نے پریشے کو میسیجز کر دے تھے وہ دونوں آرہے ہیں۔۔۔

پریشے نے اوکے کا میسج کر دیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی کا ہارن سنائی دیا تو پریشے باہر گئی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے بھابھی حیا کو ٹھیک تو ہے نا وہ۔۔۔

علی نے آتے ہی پریشے سے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

جی سو رہی ہے اب تو۔۔۔۔
اچھا پاگل ہے یہ لڑکی مجھے بتائے بنا آگئی۔۔۔
جی آپ کر لینا بات اس سے۔۔۔۔
آیان چلیں اب چلنا چاہئے ہمیں بھی۔۔۔
میں بھی تھک گئی ہوں بہت۔۔۔۔
اور پھر آیان اور پریشے روانہ ہوئے۔۔۔۔



علی پریشانی سے کمرے میں داخل ہوا اور جیسے ہی دیکھا تو شاکڈ ہی رہ گیا۔۔۔
پورہ کمرہ ویسے ہی سجایا ہوا تھا جیسے شادی کی رات علی نے سجایا تھا۔۔۔
ہر طرف پھول ہی پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔۔
اور ویسے ہی ٹیبل رکھا ہوا تھا جس کے اوپر کیک تھا اور اس کے اوپر سوری لکھا ہوا
تھا۔۔۔۔
اور چاروں طرف دیے جل رہے تھے۔۔۔

اور سب سے بڑی بات حیا نے اپنی شادی کا ڈریس پہنا ہوا تھا اور دولہن کی طرح تیار تھی۔۔۔

آج تو وہ علی کے دل کو گھائل کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

علی کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

علی حیا کے پاس گیا اور اس کے قریب جا کر بیٹھا۔۔۔

واہ بھی آج تو جناب بڑی مہربان ہے ہم پر۔۔۔۔

میں وہاں پریشان ہو گیا تھا اور یہاں تو واہ بھئی۔۔۔

میری چھوٹی باربی اتنی رومینٹک ہوگی مینے تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

علی آج تو چھوٹی باربی نا بولو آپ۔۔۔

کیوں آج کیا ہے جو آج نہیں بول سکتا۔۔۔

پتا نہیں مجھے بس آپ نا بولو۔۔۔۔

یار اب میں جھوٹ تو نہیں بولتا نا اب تم چھوٹی ہو تو ہونا۔۔۔

نہیں تو بڑی ہوں میں۔۔۔

اچھا بابا بس تم بڑی ہو۔۔۔

حیا مسکرانے لگی۔۔۔

چلو اب میری منہ دکھائی دیں۔۔۔

کون سی منہ دکھائی ہاں۔۔۔

وہی جو دلہن کا چہرہ دیکھ کر دیتے ہیں۔۔۔

یہ چہرہ تمہارا جو مینے ہزار بار دیکھا ہے تو منہ دکھائی کیسی۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے حیا غصے سے اٹھنے لگی تو علی نے اس کا بازو تھاما۔۔۔

حیا گھور کر دیکھنے لگی۔۔۔

علی نے ڈریسنگ سے ایک ڈبی اٹھائی اور اس میں سے کنگن نکالے۔۔۔

یہ کنگن میرے لیے بہت عزیز ہیں بہت پیارے ہیں مجھے مینے انہیں ہمیشہ سمنجھال کر

رکھا ہے۔۔۔

یہ کنگن میری امی جان کے ہیں۔۔۔

علی نے کہا اور دو کنگن ایک کلائی میں پہنائے اور دو دوسری میں۔۔۔

اور پھر حیا کہ کلائی پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

حیا دیکھ کر مسکرائی بہت پیارے ہیں میں بھی انہیں ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی۔۔۔

اچھا اٹھو اب۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔

کیک بھی تو کاٹنا ہے نا اٹھو جلدی سے۔۔۔

علی اٹھ کھڑا ہوا اوئے مسٹر اکیلے اکیلے کدھر یہ اتنا ہیوی ڈریس پہنا ہوا ہے ہاتھ تو دو۔۔۔

اتنا اچھا تیار ہوئی میں اور تعریف بھی نہیں ہوئی آپ سے ہممم۔۔۔

حیا نے منہ بنایا۔۔۔۔

جانے من پہلے کیک کاٹ لیں پھر تعریف کر کے دکھاؤں گا نا کہ کیسے کرتے ہیں

تعریف۔۔۔

اور حیا کو چپی لگی اس کے پاس جواب ہی نہیں تھا کہ وہ کیا کہے۔۔۔

علی نے اگے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

اور دونوں جا کر چیئر پر بیٹھے۔۔۔

آیم سوری ان سب کے لیے جو مجھ سے ہوا۔۔۔

اور۔۔۔

بس بس بریک لگاؤ بار بار سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتا ہے اب تمہاری عقل

ٹھکانے آگئی ہے۔۔۔

ہممسم حیا نے غصے سے کہا۔۔۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔

حیا کے پھولے ہوئے گال علی کو دیکھ کر بڑا مزہ آ رہا تھا۔۔۔

پھر علی نے اور حیا نے دونوں سے ساتھ میں کیک کٹ کیا۔۔۔



پھر حیا ڈیسنگ کے پاس بیٹھ کر اپنی جیولری اتارنے لگی۔۔۔

تعریف نہیں کروانی کیا۔۔۔

علی نے قریب آتے ہوئے سرغوشی نہا کہا۔۔۔

ننن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔

علی تنگ ناکریں میں پہلے ہی بہت تھک گئی ہوں اوپر سے اتنا ہیوی ڈریس۔۔۔

تو ٹینشن کیوں لیتی ہو میں ہوں نا۔۔۔

علی نے حیا کی جیولری اتاری اور اس کے بالوں کو پنوں سے آزاد کیا جو کہ پھر کھل کر بکھر

گئے۔۔۔۔

حیا کی خوشبو علی کو بہکا رہی تھی۔۔۔

علی نے پیچھے سے ہی حیا کی گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

حیا نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔

علی کی گستاخیاں بڑھنے لگی تو حیا نے کہا۔۔۔

علی۔۔۔۔۔

مگر علی کو حوش ہی کہاں تھا۔۔۔۔

حیا کو تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

علی بات سنیں نا۔۔۔۔

ہممم سن رہا ہوں بولو۔۔۔۔

ایسے نہیں۔۔۔۔

حیا پیچھے ہی۔۔۔۔

تو پھر کیسے یار۔۔۔۔

حیا کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کہے۔۔۔۔

علی نے حیا کو سمجھنے کا موقع دیے ہی اسے اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔

حیا کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی۔۔۔۔

اتنا اچھا سرپرائز دیا ہے میری چھوٹی باری نے تو انعام بھی تو ملنا چاہئے نا یہ کہتے ہی علی

حیا پر جھکا اور جھکتا چلا گیا۔۔۔۔



زبان جیسے ہی کمرے میں گیا۔۔

تو حیرت سے پلوشہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ پلوشہ بھی سب کی طرح بیٹھ کر اس کا انتظار کرے گی مگر وہ میڈم تو پورے کمرے کا جیسے انٹرو لے رہی ہو۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔

دکھ نہیں رہا سجاوٹ دیکھ رہی ہوں واہ بھئی کمال ہے سچی۔۔۔

جہازی سائز بڑا بیڈ جس کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

چاروں طرف سفید کمر کے پردے فرش کو چھو رہے تھے۔۔۔

جو کہ عمدہ ڈیزائننگ کے ساتھ سیٹ کیے ہوئے تھے۔۔۔

اور چھوٹا سا جھومر اوپر کی طرف لگا ہوا تھا۔۔۔

جس میں سے روشنیاں نمایاں ہو رہی تھیں۔۔۔۔
پورہ کمرہ خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔۔۔
کمال ڈیزائننگ کی ہے ویسے کتنا اچھا سجایا ہے روم۔۔۔۔
اور تمہارا روم بھی بہت پیارا ہے او ہاں سچ میرا بھی ہے اب تو۔۔۔
مطلب ہمارا۔۔۔۔۔
کیا ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔۔
یار عجیب لڑکی ہو تم۔۔۔
کیوں۔۔۔
دلنیں تو شرماتی ہیں لیکن تم۔۔۔۔
تم تو بالکل ہی ان کے الٹ ہو۔۔۔
ہاں تو دیکھ لو پھر میں الگ ہوں نا سب سے۔۔۔
اور چلو شاباش گفٹ دو میرا۔۔۔
کون سا گفٹ۔۔۔۔

وہ جو دلہن کا چہرہ دیکھ کر دیتے ہیں نا۔۔۔

تو تم نے تو اپنا چہرہ چھپایا ہی نہیں تو منہ دکھائی کیسی۔۔۔

اوہ ہاں چلو کوئی بات نہیں رکو۔۔۔

پلوشہ نے کہا اور جا کر بیڈ کے اوپر بیٹھی اور اوپر ڈوپٹے سے گھونگھٹ آگے کیا۔۔۔

اور ایک ہاتھ باہر کی طرف کر کے اشارہ کیا۔۔۔

اب دو بھی جلدی چھپا لیا ہے چہرہ۔۔۔

زیان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی پاگل لڑکی زیان نے دل میں ہی کہا۔۔۔

اور پلوشہ کے پاس گیا۔۔۔

پوری نوٹسکی باز ہو تم۔۔۔۔

جی نہیں میں معصوم سی کیوٹ سی وائف ہوں آپ کی اب جلدی سے گفت نکالیں۔۔۔

لیکن گفت تو میں لایا ہی نہیں۔۔۔

پلوشہ نے جلدی سے ڈوپٹا ہٹایا۔۔۔

کیا نہیں لے کر آئے یہاں کیا کر رہے ہو پھر۔۔۔

ہاں اٹھو چلو جاؤ لیکر آؤ پہلے مجھے نہیں پتا مجھے چاہیئے۔۔۔

مجھے چاہیئے۔۔۔۔

پلوشہ بچوں کی طرح زد کرنے لگی۔۔۔

زیان نے پلوشہ کا ہاتھ کھینچ کر پلوشہ کو اپنی طرف کیا۔۔۔

پلوشہ ایکدم ہی گھبرا گئی۔۔۔

یہ۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔

ایسا ہو سکتا ہے بھلا کہ میں اپنی جنگلی شیرنی کے لیے گفٹ لانا بھول جاؤں۔۔۔

ہئے دکھاؤ پھر جلدی سے۔۔۔

کتنی بے صبری دلہن ہو یار۔۔۔

پلوشہ زیان کو گھورنے لگی۔۔۔

اچھا نا زیان نے ایک مکھملی باکس اگے کیا۔۔۔

مجھے دکھاؤ میں خود دیکھوں گی۔۔۔

تم تو سچ میں بے صبری ہو۔۔۔

پلوشہ نے انسنا کیے وہ باکس کھولنا شروع کیا تو اس میں پاٹے تھی۔۔۔

ہے پائل میری فیوریٹ زیان پہناؤ نا پلیز ابھی۔۔۔۔

لو یہ بھی کوئی کہنے کہ بات ہے۔۔۔

جو کام دولہ کو کرنا چاہیے وہ یہاں دلہن کر رہی ہے عجیب۔۔۔

افف کیا کروں پھر مجھے نہیں آتا شرمنا ورمانا۔۔۔

اچھا جی چلو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

زیان نے پلوشہ کے پاؤں میں پائل پہنائی۔۔۔

ہے کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔

تھینکیو تھینکیو زیان۔۔۔

پلوشہ نے کہا اور خوشی سے زیان کے گلے لگی۔۔۔۔

پھر بعد میں جلدی سے پیچھے ہٹی اور سوچنے لگی یہ میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔

زیان نے کہا۔۔۔

آؤ نا۔۔۔

پلوشہ زیان کے قریب گئی۔۔۔

زیان نے پلوشہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ٹھیک تو ہونا طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری۔۔۔

کیا ہے بھئی ٹھیک ہوں وہ تو بس جزباتی ہو گئی تھی میں۔۔۔

اووہ جزباتی۔۔۔۔

ہاں نا اور کیا۔۔۔

سہی۔۔۔

اور کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔

کیا۔۔۔

کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔۔۔

ہاں ت۔۔۔ تو۔۔۔ نہیں آتی۔۔۔

ٹھیک ہے اب شرمنا مت۔۔۔

کیا مطلب ---

مطلب یہ کہ زیان پلوشہ کے قریب آیا تو پلوشہ بیڈ کراؤن کے ساتھ لگی ---

زیان نے پلوشہ کو لٹایا اور اس کے اوپر جھکا ---

میری شیرنی تو آج بڑی حسین لگ رہی ہے ---

لگتا ہے مجھے گھائل کرنے کے ارادے ہیں آج تمہارے ---

زیان نے پلوشہ کے کان کے قریب گھمبھیر لہجے میں کہا ---

تو پلوشہ تو کانوں تک سرخ ہوئی ---

یہ کہتے ہی زیان نے پلوشہ کے ماتھے پر لب رکھے اور پیشانی چومنے لگا اور پھر پلوشہ کے

گالوں پر اپنے لب رکھے ---

پلوشہ نے اپنی آنکھیں بند کی اور زیان کی کالر کو سختی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑا ---

آہاں کیا ہوا ابھی سے ہی چہرے پر اتنی لالی ابھی تو مینے کچھ کیا ہی نہیں ---

پلوشہ سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا ---

اور پھر زیان پلوشہ کے لبوں پر جھکا۔۔۔
پلوشہ کو بھی زیان کی قربت سکون دے رہی تھی۔۔۔
پھر زیان نے پلوشہ کے بالوں کو پیچھے کیا اور اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھے۔۔۔
پلوشہ کی تو روح فنا ہو رہی تھی۔۔۔
پلوشہ بھی زیان کے پرسکوں لمس سے اب مدھوش ہونے لگی تھی۔۔۔
جو کہ زیان کے جوش بڑھانے کا باعث بنی۔۔۔
زیان اب پلوشہ میں مکمل کھو چکا تھا۔۔۔
پلوشہ بھی اسکے اس محبت کے انداز میں پاگل ہو رہی تھی۔۔۔
زیان کی سانسوں میں اب پلوشہ کی خوشبو سما چکی تھی۔۔۔
اب دونوں جسم ایک ہو رہے تھے۔۔۔
پلوشہ کو اپنی خواب گاہ میں پا کر زیان کو تو ایسا لگ رہا تھا جیسے جنت مل گئی ہو۔۔۔۔۔
زیان کی بڑھی جسارتوں سے پلوشہ بھی لطف اندوز ہو رہی تھی اور خود کو زیان کے سپرد کر
چکی تھی اسے سونپ چکی تھی۔۔۔۔

یہ میرا پہلا ناول تھا بدلے کی آگ----
ضروری نہیں ہوتا کبھی موت کا بدلا موت ہی ہو--
کبھی سچے دل سے شرمندہ ہوں اور معافی مانگی جائے تو اسے معاف کر دینا چاہیے----
اور امید ہے آپ سب کو میرا یہ ناول پسند آیا ہوگا--
اب اپنے اچھے اچھے رولوز دیں کمینٹس میں--
شکریہ----
آپ کی شونی سی رائیٹر--
نگہت راجپوت--